



"المحرر الوجيز" (208/2)

نیز یہاں پر یہود و نصاریٰ کو اپنا ولی بنانے سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مدد مت کریں، ان سے دوستی مت رکھیں اور ان سے دلی محبت نہ کریں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَتَدَّبَعُهُمْ رُوحٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ فَيَذَلُّهُمْ جَنَّاتِ شَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ لَمُغْلَبُونَ)

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ کبھی انہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی لگائیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی یا کنہہ والے ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ذریعہ انہیں قوت بخشی ہے۔ اللہ انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہی اللہ کی جماعت ہے۔ سن لو! اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ [المجادلہ: 22]

اگر اس آیت کا یہ معنی لیا جائے کہ ان سے حصولِ مفاد یا ازالہ نقصان کیلئے مدد طلب کرنا منع ہے تو یہ بات غلط ہے، اس کا تصور بھی کسی عقل مند شخص کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ تو حاصل یہ ہوا کہ: آیت کے سیاق کے مطابق اس آیت میں ولی کا مطلب محبت، دوستی اور مدد کرنے والا ہے، اور یہی معنی امہ مفسرین نے بیان کیا ہے۔

چنانچہ طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ...) فرما کر یہ مراد لے رہے ہیں کہ: مومنو! تمہارے مددگار اللہ اور اس کے رسول ہیں اور وہ مومن بھی تمہارے مددگار ہیں جن کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بیان کئے ہیں، جبکہ یہود و نصاریٰ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ ان کی دوستی سے اظہارِ براءت کر دو اور تمہیں ان کو دوست بنانے سے روکا ہے، تو وہ تمہارے مددگار اور دوست نہیں ہو سکتے، بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے دوست ہیں، لہذا ان میں سے کسی کو بھی اپنا دوست اور مددگار مت بناؤ" ختم شد

"تفسیر طبری" (529/8)

دوم:

اس شخص نے آیت میں مذکور اولیا سے صرف عبد القادر جیلانی جیسے نیکی اور تقویٰ میں مشہور مخصوص لوگ مراد لیے ہیں اور یہ تخصیص بلا دلیل ہے، بلکہ بلا علم اللہ تعالیٰ کے ذمے کسی بات کو لگانا ہے؛ کیونکہ آیت مبارکہ میں یہ بالکل واضح ہے کہ مومنوں میں سے ہر وہ شخص ولی ہے جو پابندی سے نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ)

ترجمہ: بیشک اور وہ لوگ [بھی تمہارے ولی] ہیں جو ایمان لائے، نمازیں قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں۔ [آیت: 55]

اس بارے میں امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں لفظ "وَالَّذِينَ" عام ہے اس میں تمام مومن شامل ہوتے ہیں؛ چنانچہ اس کے بارے میں ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم سے آیت (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا) کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس سے مراد علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ: علی بھی مومنوں میں سے ہیں، یعنی ان کا مطلب تھا کہ اس آیت سے تمام مومنین مراد ہیں [صرف علی رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہیں] نحاس رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ بات بالکل واضح ہے؛ کیونکہ "الَّذِينَ" کا صیغہ جمع کیلئے ہے۔" ختم شد

"تفسیر قرطبی" (54/8)

نیز اس شخص کی بیان کردہ تفسیر شریک ہے جو کہ کتاب و سنت کی ثابت شدہ نصوص سے یکسر مسترد ہو جاتی ہے؛ نیز تمام مسلمانوں کے ہاں جو اسلامی عقیدہ پایا جاتا ہے وہ بھی اس





بچانے والا نہیں، تو دوسروں کو تو بالاولی آپ سے بچ اور کمتر ہونا چاہیے۔ "ختم شد

واللہ اعلم